THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Wednesday, February 01, 2012
(77th Session)
Volume X, No. 11
(Nos. 01-11)

CONTENTS

		Pages
1.	Recitation from the Holy Quran………………………	1
2.	Questions and Answers……………………………….	
3.	Leave of Absence…………………………………….	
4.	Point of Order:	
	• Minister's absence...	
5.	Adjournment Motion:	
	• Price hike of petrol and gas…………………	

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.

Volume-X No. 11 SP.IX(11)/2011 130

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, February 01, 2012

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty minutes past four in the evening with Mr. Chairman (Mr. Farooq Hamid Naek) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ
كَثِيْرًا ﴿۲۱﴾ وَ لَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ صَدَقَ اللّٰهُ وَ
رَسُوْلُهٗ ۫ وَ مَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِيْمَانًا وَّ تَسْلِيْمًا ﴿۲۲﴾ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ
عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ
الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَ يُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۴﴾

ترجمہ:۔ البتہ تمہارے لیے رسول اللہ میں اچھا نمونہ ہے جو اللہ اور قیامت کی امید رکھتا ہے اور اللہ کو بہت یاد کرتا ہےاور جب مومنوں نے فوجوں کو دیکھا تو کہا یہ وہ ہے جس کا ہم سے اللہ اور اس کے رسول نے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا تھا اور اس سے ان کے ایمان اور فرمانبرداری میں ترقی ہو گئی۔ ایمان والوں میں سے ایسے آدمی بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے جو عہد کیا

تھا اسے سچ کر دکھایا۔ پھر ان میں سے بعض تو اپنا کام پورا کر چکے اور بعض منتظر ہیں اور عہد میں کوئی تبدیلی نہیں کی تا کہ اللہ سچوں کو ان کے سچ کا بدلہ دے اور اگر چاہے تو منافقوں کو عذاب دے یا ان کی توبہ قبول کرے۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(سورۃ الاحزاب: آیات 21 تا 24)

(آگے T02)

T02-01FEB2012..................FANI\ED(Zafar Iqbal)...................... 4.30PM...........................UR12

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ We may now take up questions. بخاری صاحب آپ کے Ministers کہاں ہیں۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری (قائد ایوان): شکریہ جناب چیئرمین! Communication کے دو سوال ہیں I will respond کیوں کہ Minister نے request کی ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ محمد زاہد خان صاحب! موجود نہیں ہیں۔ عفار قریشی صاحب آپ سوال نمبر پڑھ لیجیئے۔ بخاری صاحب! آپ respond کریں گے۔ جی سوال نمبر پڑھ لیجیئے، on his behalf.

سینیٹر عبدالغفار قریشی: سوال نمبر ٦٣ -

Mr. Chairman: Any supplementary please.

Senator Abdul Ghaffar Qureshi: No supplementary sir.

جناب چیئرمین: نہیں جی۔ ساجد حسین صاحب! آپ کا سوال ہے۔

سینیٹر سید ساجد حسین زیدی: جناب چیئرمین! نواب شاہ سے کھمب تک سڑک پچھلے پانچ سال سے نہیں بنائی گئی۔ یہ نیشنل ہائی وے اتھارٹی کی سڑک ہے۔ اس کا درمیان میں کام رکا ہوا ہے تو اس کے کیا اسباب ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ سوال تو ملتان کے بارے میں ہے۔ اس کے لیے آپ fresh question دے دیں۔ جی بخاری صاحب۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: اس کے لیے fresh question دے دیں تو جواب آجائے گا۔

جناب چیئرمین: پروفیسر ابراہیم صاحب۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: شکریہ جناب چیئرمین۔ وزیر محترم نے جواب میں بتایا ہے کہ شہر کے اندر سڑکیں بنانا local government کا کام ہے لیکن ملتان میں یہ خاص صورت حال کیوں ہے کہ وہاں local government کی بجائے Prime Minister's Directive پر یہ سارا کام ہو رہا ہے اور اس طرح کی نا انصافی اگر ہو گی تو ملک کا نظام کیسے چلے گا، انصاف کیوں نہیں ہو رہا۔ ملتان کے ساتھ دوسرے شہروں کو بھی اسی درجے میں لایا جائے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ جی بخاری صاحب۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: شکریہ جناب چیئرمین! یہ perception غالباً جو پروفیسر صاحب کی ہے یہ درست نہیں ہے۔ ملتان شہر سے بھی elected representatives ہیں اور جو projects Federal Government execute کرتی ہے وہ city government and provincial government کی request پر کرتی ہے اور محترم وزیر اعظم صاحب نے irrespective کسی ایک political party کے across the board جتنے بھی political parties کے members of Parliament ہیں ان کو مختلف شہروں کے لیے جہاں projects چل رہے ہیں PM Directives دیئے ہیں۔ مثلاً لیاری ایکسپریس وے بھی Prime Minister's directive پر چل رہا ہے۔ اسی طرح Peshawar Northern By Pass ہے وہ بھی Prime Minister's Directive پر چل رہا ہے۔ Particularly یہ کسی ایک شہر کی بات نہیں ہے۔ یہ جب صوبائی حکومت request کرتی ہے، جن کے پاس فنڈز نہیں ہوتے اور وفاقی حکومت سے assistance مانگتی ہے تو اس مد میں وزیر اعظم صاحب نے یہ directives دیئے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی چٹھہ صاحب! آپ کا سوال ہے۔

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ: شکریہ جناب چیئرمین۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ پچھلے بلدیاتی نظام میں جو پرویز مشرف صاحب کے دور میں رائج رہا یقیناً شہروں کو بہت نقصان ہوا ہے۔ شہروں کو بھی دیہاتوں کی طرح treat کیا جاتا رہا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ سوال کریں تاکہ جواب مل جائے۔

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ: میں عرض کر رہا ہوں کہ شہروں کو بھی دیہاتوں کی طرح یونین کونسلوں میں بانٹ کر equally distribution دیتے رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ شہروں کی requirement اور ہے۔ اگر ملتان میں یہ ہو رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ پانچ سات سال سے شہروں کی development پیچھے رہ گئی تھی تو دوسرے شہروں میں بھی اسی طرح ہنگامی طور پر بڑی شاہراہوں کو تعمیر کیا جائے اور ان کی مرمت کی جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کیا دوسرے شہروں کو بھی ملتان میں ترقی کی طرح آگے لانے کی کوئی تجویز زیر غور ہے تاکہ ان کا جو پچھلے سالوں میں نقصان ہوا ہے اس کی تلافی ہو سکے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی تجویز کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: میری گزارش یہ ہے جیسے میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ city government, district government or provincial government کی request پر Federal Government اس میں certainly مدد کرتی ہے اور particularly وہ legislators جو ان شہروں سے ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ deprived ہیں یا وہ neglect ہوئے ہیں they should make a request to the Prime Minister and certainly Prime Minister would examine that اور اس پر already legislators کو انہوں نے بہت سارے فنڈز دیئے ہیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ جی قریشی صاحب! آپ نے تو کہا تھا .no supplementary چلیں، پوچھ لیں۔

سینیٹر عبدالغفار قریشی: جناب چیئرمین! میرا وزیر صاحب سے ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر صاحب نے جواب میں فرمایا ہے کہ NHA ملتان شہر میں وزیراعظم کی ہدایت پر بطور deposit work مختلف کام کر رہی ہے۔ تو کیا اس طرح کا deposit work کسی اور شہر میں بھی ہو رہا ہے؟

جناب چیئرمین: جی بخاری صاحب۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: میں نے جیسے عرض کیا ہے کہ پشاور ناردرن بائی پاس چل رہا ہے۔ تراب پل اٹک میں چل رہا ہے۔ لیاری ایکسپریس بھی within the city ہے۔ میں نے عرض کیا کہ صرف ملتان شہر کو آپ highlight کر رہے ہیں ۔جتنے بھی legislators جس جس شہر سے ہیں اور انہوں نے request کی ہے تو Prime Minister's directives جاری ہوئے ہیں، سوئی گیس کے projects میں بھی آتے رہے ہیں، سڑکوں کے لیے بھی آتے رہے ہیں، تو ممبران یہ لیتے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال حافظ رشید صاحب۔ موجود ہیں۔ جی چٹھہ صاحب on his behalf سوال نمبر پڑھ لیں۔

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ: سوال نمبر ۹۰ ۔

Mr. Chairman: Any supplementary please.

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ: اس سوال میں فاٹا کے اراکین سینیٹ کے انتخاب کا طریقہ پوچھا گیا ہے۔ بڑا بچگانہ سا جواب چانڈیو صاحب نے دیا ہے کہ پرچی لیتے ہیں اور جا کر ڈال دیتے ہیں تو this is not the way to respond to it rightly. میں سمجھتا ہوں کہ ہم نے پوچھا یہ ہے کہ اس کا طریقہ انتخاب کیا ہے، اس کا electoral college کون ہے اور اس کا کیا طریقہ ہے۔ سنا ہے فاٹا میں سینیٹ کی ممبر شپ بڑی مہنگی خریدی جاتی ہے اور اس سے avoid کرنے کے لیے ان کے پاس کوئی تجویز ہے کہ وہ بھی fairly and democratically elect ہو سکیں اور ان کی نمائندگی بھی صحیح بندے کریں۔

جناب چیئرمین: جی بخاری صاحب۔ یہ law کی بات ہے۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: میں عرض کر دیتا ہوں on his behalf primarily sir, طریقہ تو الیکشن کمیشن نے وضع کیا ہوا ہے اور شیڈول میں دیا ہوا ہے۔ گزارش یہ ہے کہ فاٹا کے لیے جو electoral college ہے تو جو بارہ قومی اسمبلی کے ممبران فاٹا سے ہیں وہ ان کا electoral college ہے۔ اب جو چار سینیٹر صاحبان ریٹائر ہونے والے ہیں ان کا انتخاب ہوگا اور ایک procedure ہے وہ تو انہوں نے دے دیا کہ بیلٹ پیپر ہوگا وہ بیلٹ بکس میں ڈالا جائے گا۔ بنیادی بات یہ ہے کہ ان کے انتخاب کا electoral college کیا ہے؟ وہ بارہ ممبران ہیں جو فاٹا سے منتخب ہو کر قومی اسمبلی میں آئے ہیں وہ ہی ووٹ دیں گے and that is

ہو گی تو یہ صحیح bargaining کر لیا کہ اس میں کوئی suppose انہوں نے جو the electoral college for the Senators.

نہیں ہے۔ آگے جاری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔T03

T03-01Feb2012 ER5/Rafaqat Waheed/Ed: Mohsin Zaidi 4:40 pm

جناب چیئرمین: آپ لوگ law makers ہیں، آپ procedure بنائیے، procedure کو change کیجیے، قانون کو بدلیں، یہ تو قانون کی بات ہے۔ جی پروفیسر ابراہیم صاحب! آپ کا کیا سوال ہے اس سلسلے میں؟

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب چیئرمین! آپ کو معلوم ہے کہ سینیٹ کا انتخاب proportional representation by means of the single transferable vote کے ذریعے ہوتا ہے۔ سال 2003 تک فاٹا میں بھی یہی طریقہ تھا لیکن 2003 کے بعد اس کو تبدیل کیا گیا ہے۔ وہاں proportional representation on single transferable vote نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: پروفیسر صاحب! آپ سوال کیجیے، اس کے علاوہ آپ لوگ خود law makers ہیں۔۔۔۔۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب! میں موجودہ law کی ہی بات کر رہا ہوں، مجھے ذرا بات explain کرنے دیں۔ پارٹ بی میں جواب دیا گیا ہے کہ "No change in the said procedure has been made since 1975." جناب چیئرمین! اب میرا contention یہ ہے کہ 2003 میں یہ procedure change ہو چکا ہے جبکہ یہاں غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے۔ یہ کیوں کیا گیا ہے؟ Single transferable vote کا طریقہ کار اس وقت فاٹا میں نہیں ہے، وہاں جتنی سیٹیں ہیں اتنے ہی candidates ہوتے ہیں اور باقاعدہ ان کو election symbol allot ہوتا ہے اور وہ مہر لگاتے ہیں، ایک دو تین نہیں لکھتے۔ طریقہ کار تبدیل ہوا ہے۔ یہاں پر غلط جواب کیوں دیا گیا ہے؟

جناب چیئرمین: 2003 کے بعد law تبدیل کیا گیا ہے۔

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari (Leader of the House): Sir, I will get more details from the Law Ministry that if procedure is different then why they have given this reply.

دوسری بات یہ ہے کہ جو الیکشن سسٹم وہاں پر already exist کررہا ہے اور جس کا ذکر پروفیسر صاحب نے کیا کہ وہ change ہو گیا ہے، غالباً یہ کہہ رہے ہیں کہ single transferable vote نہیں ہے تو یہ سارے prescribed procedures ہیں۔ At the time of elections, if one feels aggrieved, he can raise the objection or as legislator, he can move for certain amendments in those laws. جہاں تک انہوں نے کہا کہ جواب غلط ہے تو ہم وزارت سے پوچھیں گے۔

جناب چیئرمین: پروفیسر صاحب نے جو (b) part کے متعلق بات کی ہے اس کا جواب دیں، وہ procedure کی بات نہیں کررہے۔

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari: I will seek the information from them and they will be taken to the task if they have given a wrong statement.

Mr. Chairman: Please do that. Chattha sahib.

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ: جناب والا! اصل صورتحال یہ ہے کہ 12 میں سے 7 کا گروپ بن جاتا ہے اور وہ 4 بندوں کو elect کرتے ہیں، اس کے سد باب کے لیے ان کے پاس کوئی تجویز یا طریقہ کار ہے؟

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: جناب! اگر چٹھہ صاحب کے پاس کوئی تجویز ہے تو وہ دے دیں، ہم اس پر غور کرلیں گے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال، طلحہ محمود صاحب۔ بلیدی صاحب، .question No پڑھ لیں۔

Question No.74

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: میرے خیال میں یہاں وزیر تو کوئی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کو جواب مل جائے گا، بخاری صاحب جواب دیں گے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: بخاری صاحب متعلق نہیں ہیں۔ بخاری صاحب کی اور duty ہے۔ آپ چیئرمین ہیں اگر آپ کو کہا جائے کہ آپ Communications کے جواب دیں تو آپ کیسے دے سکتے ہیں۔ جناب! یہ سینیٹ کے ساتھ مذاق ہے۔ بات یہ ہے کہ بخاری صاحب قائدِ ایوان ہیں، انہیں تو پھنسایا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: بلیدی صاحب! آپ انہیں سن تو لیں۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: جناب! وزارتِ انفارمیشن ٹیکنالوجی کی ذمہ داری مخدوم شہاب الدین صاحب کے پاس ہے۔ ان کی request آئی تھی کہ وہ بہت سخت بیمار ہیں۔ جناب! ان کے questions بے شک آپ defer کر دیں۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب بیمار ہیں، تو ان کے questions for the next rota day, defer کر دیتے ہیں۔ اگلا سوال، یہ بھی Information Technology سے متعلق ہے، یہ بھی defer ہو گیا۔ اگلا سوال، یہ بھی آئی ٹی کا ہے، یہ بھی defer ہو گیا[1]۔ بخاری صاحب! بابر غوری صاحب کے سوالات ہیں، کیا وہ موجود ہیں؟

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: جناب! مجھے اطلاع ملی تھی کہ انہوں نے آنا ہے۔

جناب چیئرمین: ایک منسٹر صاحب بیمار ہیں تو ٹھیک ہے ہم نے ان کے سوال defer کر دیے ہیں مگر اگلا سوال طلحہ محمود صاحب کا ہے، گو کہ وہ خود بھی موجود نہیں ہیں، یہ سوال Ports and Shipping کے بارے میں ہے۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: سوال کرنے والے بھی موجود نہیں ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: میں سوال کروں گا۔

جناب چیئرمین: وہ تو on his behalf ہو گا مگر سوال جس نے دیا ہے وہ تو موجود نہیں ہیں۔ بلیدی صاحب! اس بات کو تو admit کریں کہ جس نے سوال کیا ہے وہ موجود نہیں ہیں۔ کیا یہ بات صحیح ہے؟ آپ ان کے behalf پر کر رہے ہیں، ٹھیک ہے۔ On his behalf کوئی answer دینے والا ہے، پہلے یہ بھی پوچھ لیجیے نا۔

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari: Sir, both the Ministers conveyed that they will be present in the House. So far, they have not come.

جناب چیئرمین: آپ ذرا پتا کیجیے، اس کو میں ایک منٹ روکتا ہوں۔ پتا کیجیے ہو سکتا ہے قومی اسمبلی میں ہوں، آج ان کا بھی سیشن ہے۔ پوسٹل سروس کے منسٹر کدھر ہیں؟ آپ دونوں کا فوراً پتا کرائیے۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: میں پتا کرواتا ہوں۔

---

[1] Question No. 74, 80 and 81 were deferred for the next rota day.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب چیئرمین! یہ آج کی بات نہیں ہے، یہ ایک routine ہے۔ یہ آپ کی اور اس House کی، سب کی توہین ہے۔ منسٹر چانڈیو صاحب ہمارے ایوان کے رکن بھی ہیں، انہیں تھوڑا احساس ہوا، وہ آگئے ہیں، ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ وہ آگئے ہیں لیکن وزرا صاحبان سینیٹ کو کوئی گھاس نہیں ڈالتے، سینیٹ کو کوئی حیثیت ہی نہیں دیتے۔ اس سے پہلے قومی اسمبلی کا اجلاس نہیں تھا، ہم پندرہ دنوں سے ادھر سیشن کر رہے ہیں، چار پانچ سوالوں کا جواب نہیں آیا تو وہ معاملہ Privilege Committee میں گیا۔ جناب چیئرمین! میں کہتا ہوں کہ خدارا، اس چیز کا نوٹس لیں۔

جناب چیئرمین: پہلے پوسٹل سروس کا جواب لے لیتے ہیں۔ طلحہ محمود صاحب موجود ہیں اگلے سوال کے لیے؟ وہ خود بھی موجود نہیں ہیں۔ چلیں on his behalf پوچھ لیجیے۔ سوال نمبر پڑھ لیجیے پوسٹل سروس کے بارے میں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: دیکھیں اس کے منسٹر بھی نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: گورگیج صاحب بھی نہیں ہیں؟

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: موجود نہیں ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: کیا پھر سینیٹ ایک منسٹر کا انتظار کرے؟ آپ اس سلسلے میں ruling دیں کہ منسٹروں کو استثنا دیا جاتا ہے جیسا کہ صدر کو استثنا حاصل ہے۔ آپ وزیرِ اعظم سے ملیں، صدر سے ملیں، انہیں بتائیں کہ سینیٹ کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: بخاری صاحب موجود ہیں۔ .He is nominee of the Prime Minister under the rules

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: معزز ارکان بالکل ٹھیک فرما رہے ہیں۔ میں نے ذاتی طور پر اور میرے office نے contact کیا اور یہ commitment کی گئی کہ دونوں وزرا House میں حاضر ہوں گے۔ ان کو time بھی بتایا گیا کہ ساڑھے چار بجے House کی proceedings شروع ہو جاتی ہیں۔ معزز ارکان کی جو observations آرہی ہیں، وہ درست ہیں، میں ان سے اتفاق کرتا ہوں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب چیئرمین! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: کورم point out ہو گیا ہے، اس لیے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(کورم کی نشاندہی پر پانچ منٹ کے لیے گھنٹیاں بجائی گئیں)

(جاری---------T04)

T4-01-02-2012 ER/4/Bhatti/ED:Altaf Sh. 4:50 P.M.

جناب چیئرمین: جی quorum پورا ہے۔ بابر غوری صاحب بھی آگئے ہیں۔ بلیدی صاحب! طلحہ محمود صاحب کا سوال on his behalf آپ پوچھیں گے؟ پہلے سوال نمبر پڑھ لیں۔

Q. No. 137

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب چیئرمین! سوال میں پوچھا گیا تھا کہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران Pakistan National Shipping Corporation کی آمدنی اور اخراجات head-wise and year-wise break-up بتایا جائے۔ یہ بہت اہم محکمہ ہے۔ اگر ہم سالانہ کی figure دیکھیں تو ہر سال اس کی آمدنی کو بڑھنا چاہیے جبکہ figure کے مطابق آمدنی کم ہو رہی ہے۔ ماشاءاللہ بابر غوری صاحب بہت محنتی وزیر ہیں، وہ اس محکمے کا notice لیں کہ بجائے وہ اپنی آمدنی بڑھائیں، ان کی آمدنی مسلسل کم کیوں ہو رہی ہے؟ آمدنی کو بڑھانے کے لیے کیا ان کے پاس کوئی پروگرام موجود ہے؟

جناب چیئرمین: جی بابر غوری صاحب۔

سینیٹر بابر خان غوری (وزیر برائے جہاز رانی و بندرگاہیں): جناب چیئرمین! پہلے تو میں اس بات کی معذرت چاہتا ہوں کہ میں ابھی موجود نہیں تھا لیکن میں اجلاس سے پہلے آگیا تھا اور کچھ دیر کے لیے باہر چلا گیا تھا۔ معزز ممبر نے جو سوال کیا ہے، میرے خیال میں انہوں نے اس سوال کو غور سے پڑھا نہیں ہے، یہ محکمہ مسلسل منافع میں جا رہا ہے، صرف دو سال پہلے جب پوری دنیا میں recession تھا، اس وقت آمدنی تھوڑی کم ہوئی تھی لیکن even then ہم نے اس وقت منافع کمایا۔ اس سال بھی PNSC ایک بلین کا منافع دے رہی ہے جبکہ پوری دنیا میں shipping loss میں جا رہی ہے۔ الحمدللہ ہمارے ادارے کے افسران کی محنت سے یہ محکمہ نہ صرف ایک بلین روپے منافع دے رہا ہے بلکہ پچھلے چار سالوں میں اس محکمے نے ساڑھے تین ارب روپے income tax ادا کیا ہے۔ آدمی ٹیکس اسی وقت دیتا ہے جب وہ کماتا ہے۔ الحمدللہ ہماری کارکردگی ان کے سامنے ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: غفار قریشی صاحب۔

سینیٹر عبدالغفار قریشی: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال ہے کہ اس میں اگر آپ مالی لاگت کے گوشوارے پر نظر ڈالیں تو اس نے مسلسل jump کیا ہے، اس کی کیا وجوہات ہیں؟

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

سینیٹر بابر خان غوری: جناب چیئرمین! ہم نے چار نئے جہاز لیے ہیں اور ہم نے اپنے fleet میں اضافہ کیا ہے، وہ expenses اس میں آتے ہیں، otherwise ہماری income اپنی جگہ پر موجود ہے۔ ہمارے ضروری expenses جو ادارہ چلانے کے لیے ہوتے ہیں، مثلاً تنخواہیں اور دیگر اخراجات تو ان میں کوئی jump نہیں ہے بلکہ وہ مہنگائی کے حوالے سے بڑھ رہے ہیں، ان اخراجات پر ہمارا پورا control ہے اور اس میں کسی قسم کی سیاسی مداخلت نہیں ہے۔ اسی وجہ سے آج ادارہ منافع بخش ہے۔

Mr. Chairman: Next question of Talha Mahmood, not present.

بخاری صاحب! گوریج صاحب کدھر ہیں؟ آپ اسے دیکھ لیں، میں ان کے سوال کو کل کے لیے defer کر رہا ہوں and tell the Minister that he should be here tomorrow in time.

سینیٹر سید نیر حسین بخاری (قائد ایوان): جناب والا! ٹھیک ہے آپ اسے کل کے لیے رکھ دیں۔

جناب چیئرمین: پروفیسر ابراہیم خان صاحب، آپ کا سوال نمبر 139 ہے۔

Q. No. 139.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب چیئرمین! یہاں پر road accident کے بارے میں پوچھا گیا ہے اور محترم وزیر صاحب نے جواب دیا ہے کہ NH&MP are striving to change the mind set of people. میرا سوال یہ ہے کہ حکومت کا کیا کام ہے اور وہ کیا کر رہی ہے؟ تعلیم دلوانے اور mind set change کروانے میں میڈیا کا کردار بہت اہم ہے۔ کیا وزارت نے میڈیا سے وقت لیا ہے؟ قوم اور ڈرائیوروں میں traffic sense develop کرنے کی کوئی ایسی کوشش کی گئی ہے؟

جناب چیئرمین: جی بخاری صاحب۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: جناب والا! گزارش ہے کہ جو details دی گئی ہیں، یہ National Highways کے حوالے سے ہیں اور اس میں بنیادی بات ذہن میں رکھنے والی ہے کہ Federal Government driving licences کی domain میں نہیں آتے، that is a provincial subject and vehicle fitness کا محکمہ بھی provinces کے پاس ہے، it is not with the Federal Government but in spite of this آپ دیکھیں کہ NH&MP نے جو measures لیے ہیں، اس کی وجہ سے there is a decline in the accidents, injuries and deaths ratio has gone down. اس میں گزارش ہے کہ there is a detail on it, which I can provide to the honourable member, it's a three pages detail. اگر میں یہ پڑھنا شروع کروں تو it will take time, I can give it to him کہ ہم نے کون کون سے measures لیے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ انہیں detail provide کر دیں اور ایک کاپی ہمیں بھی دے دیں۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: جی ٹھیک ہے، میں دے دوں گا۔

جناب چیئرمین: جی زاہد خان صاحب۔

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 63 تھا، چونکہ آپ نے اس دن وزیر پٹرولیم کو کہا تھا اور گیس کے سلسلے میں میٹنگ تھی، میں اس وجہ سے لیٹ ہو گیا۔

جناب چیئرمین: اس وقت اس موجودہ سوال کی بات ہو رہی ہے۔

سینیٹر محمد زاہد خان: جی میں اپنے سوال نمبر 63 کے بارے میں بات کر رہا ہوں۔ اگر اسے لے لیا جائے کیونکہ وہ گزر چکا ہے۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: جناب چیئرمین! اس سوال کا جواب دے دیا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کے سوال کا جواب ہو گیا ہے۔ آپ موجود نہیں تھے، غفار قریشی صاحب نے آپ کے behalf پر سوال پوچھ لیا تھا۔ آپ اس سوال کے متعلق بتائیں کہ آپ کا اس پر کوئی ضمنی سوال ہے؟

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب چیئرمین! اس پر نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، please sit down. جی چھٹہ صاحب۔

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ: جناب چیئرمین! میں Leader of the House سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ accident روکنے کے لیے NH&MP کے پاس صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ وہ تھوڑی سی غلطی پر بھی چالان کر دیتے ہیں۔ میں نے سنا ہے کہ وہ اس لیے جلدی چالان کرتے ہیں کہ اس سے جو رقم وصول کی جاتی ہے، اس میں چالان کرنے والے کا حصہ بھی ہوتا ہے تو وہ اپنے حصے کو زیادہ کرنے کے لیے لوگوں کو بے جا تکلیف دیتے ہوئے اکثر غلط چالان کر دیتے ہیں۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ وہ حصہ لیتے ہیں اور اگر وہ حصہ نہ دیا جائے تو زیادہ بہتر میانہ روی اور انصاف سے کام ہو گا۔

جناب چیئرمین: جی بخاری صاحب۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: جناب چیئرمین! اس میں اگر یہ fresh question دے دیں then we can have a details کہ چالان کرنے والے کو کوئی share ملتا ہے یا نہیں۔ گزارش ہے کہ normally اگر کوئی سمجھتا ہے کہ موٹروے پولیس نے غلط چالان کیا ہے تو why they plead guilty for that? They should contest to it. ہمارے ملک میں ایک رواج چل پڑا ہے کہ اگر غلطی نہیں کی تو پھر آپ کیوں concede کر جاتے ہیں، آپ کیوں plead guilty کرتے ہیں؟ اس میں بھی educate کرنے کی ضرورت ہے تاکہ کل موٹروے پولیس یا کوئی اور محکمے کا آدمی غلط بات نہ کرے اور اگر ایسی کوئی بات ہوتی ہے تو اس پر کوئی damages suit یا کچھ اور legal remedy avail کی جائے، صرف یہ کہہ دینا کہ وہ اپنا حصہ حاصل کرنے کے لیے چالان کرتے ہیں، یہ بات درست نہیں ہے۔ جہاں ہمارے rights کی بات ہے تو we should fight for our rights also.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ زاہد صاحب! آپ کا سوال گزر چکا ہے۔ میں پوچھ لیتا ہوں۔ پہلے اصول طے کر لیا جائے۔

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب چیئرمین! جس دن میرا یہ سوال آیا تھا تو اس دن ڈپٹی چیئرمین صاحب بیٹھے ہوئے تھے اور اس پر وزیر صاحب نے اس کا جواب دیا لیکن ہوا یہ تھا کہ میں نے ان سے پوچھا تھا کہ کس authority کے تحت جب آپ ملتان میں جو کام PSDP سے کر رہے ہیں، وہ وہاں نہیں ہو سکتے ہیں، انہوں نے کہا تھا کہ میں ایوان میں آ کر بتاؤں گا، وزیر صاحب تو آئے نہیں ہیں کہ وہ ایوان میں بتائیں کہ ان کے پاس کیا authority ہے کہ ایک چیز NHA کے rules میں نہیں ہے کہ PSDP کا پیسہ مقامی سڑکوں پر خرچ کیا جائے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، آپ میری بات سن لیں۔ آپ کا سوال تھا، بخاری صاحب respond کر رہے تھے، اس پر supplementary سوالات بھی ہوئے ہیں اور وہ سوال over ہو چکا ہے، we can not bring it back, this is the rule. Thank you. آپ اسے point of order پر raise کر لیجیے گا۔

سینیٹر کرنل (ر) سید طاہر حسین مشہدی: جناب والا! میرے بھی سوالات تھے۔

جناب چیئرمین: وزیر برائے انفارمیشن ٹیکنالوجی بیمار ہیں، ان کے سوالات کے لیے درخواست کی گئی ہے کہ انہیں next rota day پر ڈال دیا جائے اور آپ بھی اس وقت موجود نہیں تھے۔ جی leave applications لے لیتے ہیں۔

(جاری-------T5)

T05-01Feb2012 Ashraf/Ed. Er.3 0500

Mr. Chairman: We now take leave applications.

جناب چیئرمین: جناب محمد کاظم خان صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 31جنوری اور یکم فروری کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب اسلام الدین شیخ صاحب نے ناسازیٔ طبیعت کی بنا پر آج مورخہ یکم فروری کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: ڈاکٹر ارباب عالمگیر خان، وزیر برائے مواصلات نے اطلاع دی ہے کہ وہ پہلے سے طے شدہ مصروفیات کے باعث مورخہ 31جنوری اور یکم فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

جناب چیئرمین: Oil and Gas کے minister کہاں ہیں، جو adjournment motion کو respond کریں گے، پہلی بات تو یہ ہے۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین، وہ تو کبھی بھی نہیں ہوتے، کیا کیا جائے۔

جناب چیئرمین: Adjournment Motion کے لیے ان کا respond کرنا ضروری ہے۔ اچھا یہ ministers سمجھتے ہیں کہ وہ ministers بن گئے ہیں۔ ان کو یہ پتا نہیں کہ جب minister بن جائیں تو، when there are rights, there are duties also. ان کی یہ ڈیوٹی ہے کہ وہ آکر پارلیمنٹ کو questions کے بارے میں، adjournment motions کے بارے میں بتائیں۔ رضا ربانی آپ concerned ministers کو بتائیں کہ کام بھی کرنا ہوتا ہے، دیکھیں جی I am only concerned with the ministers,. جنہوں نے questions کا جواب دینا ہے۔ زہری صاحب! آپ تو سینیٹر بھی ہیں۔ آپ کا تو فرض ہے ادھر آنا کیونکہ you are a Senator also. مگر ministers کے questions, adjournment motions, Call Attention Notices, at least they should be present.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! یہ مسئلہ غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے۔ بد قسمتی سے ان چار سال میں ہمارا تلخ تجربہ ہے کہ وزرائے کرام اس ایوان کو اہمیت نہیں دیتے ہیں جیسے آپ نے فرمایا۔ یہ ان کی responsibility ہے۔ اس لیے کہ ہر چیز کا ان کو علم ہوتا ہے۔ نوٹس دیا جاتا ہے، بلایا جاتا ہے۔ Leader of the House بے چارہ ان کو بار بار یاددہانی کراتا ہے۔

جناب چیئرمین: Leader of the House کہاں ہے؟ دیکھیں جی آج تین adjournment motions ہیں۔ اس کے علاوہ ایک اور بھی ہے, concerning this, جی، جی زاہد صاحب آپ کا بھی ہے۔ یہ میرے سامنے ہے۔ اب یہ adjournment motions with regard to oil and gas اور مولانا عبدالغفور حیدری صاحب کا بھی ہے۔ میں نے کہا تھا کہ ہم club کرلیں گے، یہ سارے club کرلیے جائیں گے مگر ministers تو موجود ہوں۔ بخاری صاحب! ان adjournment motions کو آپ respond کریں گے کیا؟ اسی concerned پر حاجی عدیل صاحب، زاہد خان صاحب، ڈاکٹر اسمٰعیل بلیدی اور عبدالنبی بنگش کا بھی ہے۔ یہ میرے سامنے ہیں۔ پروفیسر صاحب! آپ کے تینوں adjournment motions ایک چیز پر ہیں۔ All can be clubbed, these four, five can be clubbed together but minister *Sahib* تو موجود ہوں جو respond کریں۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: ان کو اطلاع ہو گئی ہے جی؟

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: ان کو اطلاع ہو گئی ہے، ان کو نوٹس گیا ہے ہر چیز کا۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب! اگر وہ اطلاع کے باوجود نہیں آئے تو آپ کوئی actionلیں۔

Mr. Chairman: Secretariat has done their job.

مجھے ابھی بتایا ہے کہ They have been informed about it.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: میں آپ کو ایک بڑی آسان سی penalty بتاتا ہوں کہ ان کا جھنڈا اور ان کی سکواڈ ایک ہفتے کے لیے withdraw کر لیں۔ believe me, Sir کچھ تو کریں تا کہ ان کو پتا چلے۔ جب یہ لائن میں لگیں گے ان road blockمیں سے نکلنے کے لیے تو اگلی دفعہ یہ وقت پر آیا کریں گے۔ Sir کچھ کریں۔ ایک ہفتے کے لئے ان کا جھنڈا اور ان کی سکواڈ withdraw کر لیں۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: میں بھی ڈار صاحب کی تائید کرتا ہوں۔ یہ symbolicچیز ہے۔

جناب چیئرمین: جی میاں صاحب۔ بلیدی صاحب میں سن رہا ہوں۔ چلیں میاں صاحب، پہلے بلیدی صاحب بات کر لیں دو منٹ کے لیے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب چیئرمین! یہ پانچ چھadjournment motionsہم نے جمع کروائے ہیں، کل سے جو انہوں نے پٹرول کی قیمت بڑھائی ہے، یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین: میں سمجھ رہا ہوں بلیدی صاحب کہ یہ اہم مسئلہ ہے۔ آپ مجھے کیوں بتا رہے ہیں۔ اگر یہ بات نہ ہو تو میں بات کس لیے کروں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: آپ نیر بخاری صاحب کو یہ بتائیں کہ وہ ابھی *Sahib* minister کو message دے دیں کہ وہ جدھر بھی ہیں وہ اپنی ذاتی مصروفیات کو چھوڑ کر سرکاری مصروفیات کے لیے اس ہاؤس میں حاضر ہو جائیں۔ اگر نہ آئیں تو آپ rulingدیں کہ ان کا جھنڈا اور مراعات ایک ہفتے کے لیے suspend کریں۔ آپ اپنے پورے اختیارات کو استعمال کریں۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں لیکن ہاؤس کے تقدس کو پامال ہونے سے بچایا جائے۔ ان کی یہ routineہے۔ کوئی minister House کو اہمیت

نہیں دیتا ہے۔ وزیر اعظم صاحب بھی اس ہاؤس میں نہیں آتے ہیں۔ آپ ذرا مہربانی کریں۔ آپ ہمارے headہیں ، ہمارے چیئرمین ہیں۔ یہ کریڈٹ آپ کو جاتا ہے۔ آپ اپنے اختیارات کے تحت rulingدیں۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

جناب چیئرمین: جی میاں صاحب۔ گوریج صاحب آگئے ہیں؟ مگر ان کا question تو میں نے کل کے لئے رکھ دیا ہے۔ گوریج صاحب! آپ تو بہت لیٹ آئے ہیں۔

سردار الحاج محمد عمر گوریج (وفاقی وزیر برائے پوسٹل سروس): میرا officeدور ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں یہ کوئی بہانہ نہیں ہے کہ officeدور ہے۔ you should manage the timing accordingly. Please sit down. This is no excuse کہ officeدور ہے۔ کل please time پر آئیے گا۔ جی میاں صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: میرا خیال ہے کہ آپ نے اور اس ہاؤس نے وزراء کی حاضری کے معاملے پر چار سال بہت indulgence show کی ہے اور کئی بار Leader of the Houseکے توسط سے آپ نے Prime Ministerتک بھی یہ بات پہنچائی ہے کہ اب اٹھارھویں ترمیم کے بعد Cabinet collectively responsibleہے دونوں ایوانوں کو لیکن اس کے باوجود ministersنہیں آئے۔

Mr. Chairman: Specially the concerned ministers.

Senator Mian Raza Rabbani: Yes, Sir, concerned minister, I am talking about the concerned ministers.

اور پچھلی sitting میں خیال یہ تھا کہ چار federal secretariesکے خلاف privilege motion moveہو کر کمیٹی کو جائے گا تو that will send some warning bells.

Mr. Chairman: That has already been sent.

Senator Mian Raza Rabbani: Yes Sir, that has been sent

لیکن وہ warning bellsبھی کارآمد ثابت نہیں ہوئیں لہذا میری آپ سے اب گزارش یہ ہو گی اور rulesکے تحت آپ کے۔۔۔۔

جناب چیئرمین: Please rule quote کیجئے گا۔ایسا کرتا ہوں، let me go through it.

Senator Mian Raza Rabbani: I am going to suggest that under the rules it is within your powers to suspend any member or minister from a sitting of the Senate.

Mr. Chairman: That is 219 does give me the power of suspension of a member مگر جوڈار صاحب نے بات کی ہے میں اس کی بات کر رہا ہوں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: نہیں جناب، آپ وہ نہ کریں۔ آپ suspension of a sitting کر دیں۔ ایک یا دو sitting کے لئے minister جس کا business آج کے دن کے لئے pending تھا اور وہ نہیں آیا، آپ اس کو اگلی دو sittings کے لیے suspend کر دیں from coming to the House.

Mr. Chairman: That is the only power.

سینیٹر میاں رضا ربانی: اگر آپ ایک یا دو ministers کے ساتھ کریں گے تو it will send a very strong and powerful message and it is within your powers لہذا میں آپ سے یہ request کروں گا کہ after showing so much indulgence اگر وہ پھر بھی نہیں مان رہے تو پھر you are left with no alternative. It is now becoming the question of the dignity of this House. It is becoming the question of the dignity of the warnings being given continuously by the Chair and when they are not being heeded to and when the ministers under the 18th Amendment are now responsible collectively to both the Houses. Even if they can't come just look at the callous attitude. You have remained Law Minister, I have remained Law Minister. If a minister cannot come they ask some other minister or the leader of the House to look after their business. لیکن یہاں پر تو نہ وہ کسی کو inform کرتے ہیں، نہ Law and Parliamentary Affairs Minister سے کہتے ہیں کہ you look after our business because we can't come. نہ Leader of the House سے کہتے ہیں کہ you look after our

business, we can't come. They don't come to the House. They don't assign their work to anyone else.

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ: Rules of Business Committee نے نئے Rules of Business frame کر کے House کے پاس کرنے کے لیے بھیجے ہیں۔ اگر یہ صورت حال ہے تو میں آپ کی وساطت سے اس کمیٹی سے گزارش کروں گا۔

جاری---

T06-1stFeb-2012 Er-11 Time 5.10 Mahboob Khan/Ed.

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ--

اگر یہ صورت حال ہے تو میں اس کمیٹی کو آپ کی وساطت سے گزارش کروں گا کہ جو اسحاق ڈار صاحب نے تجویز دی ہے to withdraw the flag and other facilities of the Minister.

جناب چیئرمین: چٹھہ صاحب! آپ بھی کل موجود تھے lay rules کیے گئے ہیں اور تمام ممبران کو یہ authority ہے کہ وہ اپنی suggestions دیں تا کہ ان کے مطابق further amendments کے لیے دیکھا جائے۔ آپ کو یہ authority دی گئی ہے یا نہیں۔ Please give the suggestions to the Chairman of the Rules and Privileges Committee. Please do that. Prof. Khurshid Ahmed.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: جناب والا! میاں رضا ربانی صاحب نے بالکل ٹھیک کہا ہے کہ rules میں آپ کو جو اختیار ہے وہ تو یہی ہے کہ آپ ان کو suspend کر سکتے ہیں لیکن میں آپ کی توجہ ایک اور طرف دلاؤں گا اور وہ یہ ہے کہ contempt of the House کی May's definition میں بھی اور Kaul میں بھی ہے اور دوسری کتابوں میں بھی ہے۔ ان میں ایک بڑی اہم چیز ہے اور وہ یہ ہے کہ House کو اگر اس کے functions کی performance میں کوئی چیز obstruct کرے----

Mr. Chairman: Word is written, "disregards the authority". Let us have a look at it.....

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! ذرا میری گزارش سن لیجیے۔ میں یہ کہہ رہا تھا کہ ایک تو Rule 219 کے تحت action ہے لیکن میری نگاہ میں اگر اس ایوان کا جو normal business ہے اسے کوئی obstruct کرتا ہے خواہ by omission or

by commission, this constitutes a contempt of the House اور اس کے لیے May's نے بڑا اچھا جملہ استعمال کیا ہے کہ it is a constructive contempt.

جناب چیئرمین: May's کے relevant portion کو بھی پڑھنا پڑے گا before we take a strict action on it. اس کے متعلق we have to be very careful.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: Constructive contempt کے سلسلے میں British Parliament کی روایت موجود ہے کہ جو بھی punishment کے اختیارات ہیں، وہ سارے ہاؤس کو حاصل ہیں۔ اگر آپ اس general principle کو invoke کریں بجائے اس کے کہ آپ اس rule کو لیں تو پھر میری نگاہ میں آپ کو یہ اختیار ہے کہ آپ اس معاملے میں punitive action لے سکتے ہیں جو in keeping with their offence and relates with the House.

جناب چیئرمین: عباس صاحب۔

سینیٹر عباس خان: جناب والا! رضا ربانی صاحب کی باتوں کے بعد تو ہم سب باتیں کر رہے ہیں۔ ان کی باتیں قانونی ہوتی ہیں جن کا ہمیں اتنا پتا نہیں ہے۔ ہمارے ملک میں اتنا زیادہ کام ہے، ہم بھی مصروف ہیں، منسٹرز بھی مصروف ہیں، ملک بھی بہت ترقی کر رہا ہے۔ ہم لڑلڑ کر تھک گئے ہیں پچھلے تین سال سے کہ آپ کوئی action لیں تاکہ اس ایوان کی ایک respect, dignity کوئی مقام تو ہمیں بھی ملے کیونکہ ہم اس چیز پر لڑلڑ کر تھک گئے ہیں کہ کچھ بھی نہیں ہو رہا۔ یہاں تک کہ تھوڑا بہت کام ہے، ہم اتنے سو گئے ہیں کہ سونے کے بغیر ہمیں کام ہی نہیں۔ ہم سوتے ہی رہیں گے تو آپ ایک مرتبہ action لیں تاکہ اور کچھ نہیں تو سینیٹ میں لوگ جاگ جائیں اور پتا چلے کہ چیئرمین صاحب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ کس طرح کا action لے سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: حسیب خان صاحب۔

سینیٹر عبدالحسیب خان: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ابھی جو petrol کی قیمت بڑھی ہے، ڈالر devalue ہو رہا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: مجھے کوئی اور مسئلہ حل کرنے دیں، آپ کہیں اور جا رہے ہیں۔ There is something else which is before me and oil is not before me right now. سینیٹر جہانگیر بدر۔

Senator Muhammad Jahangir Badar: Sir, I have submitted a privilege motion here in October. I request the House to refer it to the Privileges Committee to discuss it.

Mr. Chairman: Thank you.

آپ کے پاس تحریک استحاق ہے تو مجھے دکھائیں لیکن پہلے میں زاہد خان صاحب کو سن لوں پھر آپ کی تحریک استحقاق بھی دیکھ لیتے ہیں۔ تحریک استحقاق کی ایک کاپی مجھے دے دیں تا کہ میں دفتر سے منگوا لوں ۔زاہد خان صاحب۔

سینیٹر محمد زاہد خان: شکریہ، جناب چیئرمین۔ جناب منسٹرز کی حاضری کا مسئلہ آج کا نہیں ہے جس طرح عباس خان صاحب نے کہا کہ پچھلے تین سال سے ہم رو پیٹ رہے ہیں کہ سینیٹ کو حکومت کوئی اہمیت نہیں دیتی، نہ وزیر صاحبان دیتے ہیں، نہ وزیر اعظم دیتے ہیں۔ پچھلی مرتبہ تو ایسے ہوا کہ ہمارے ڈپٹی چیئرمین صاحب نے بھی اس مسئلے پر ہمارے ساتھ walk out کیا کیونکہ وزیر صاحب سوالات کا جواب دینے کے لیے نہیں آرہے تھے اور نہ کوئی ان کی جانب سے جواب دنیے کے لیے تیار تھا اور وزیر اعظم صاحب کا بھی یہی حال تھا۔ اب اٹھارھویں آئینی ترمیم کے بعد بھی میرے خیال میں ان کے وہی پرانے ذہن ہیں، اس لیے سارے اراکین آپ کو یہ درخواست کرتے ہیں کہ آپ کسی ایک کے خلاف تو action لے لیں۔ اگر ایک کے خلاف آپ action لے لیں گے تو شاید باقی ٹھیک ہو جائیں۔ اگر action نہ ہوا تو یہ ایوان ویسے فضول ہی ہے----

جناب چیئرمین: زاہد صاحب! آپ کا موقف آگیا ہے۔ میاں رضا ربانی۔

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I would request you that apart from Rule 219, you may look at Rule 237 which are your residuary powers; "all matters not specifically provided for in these rules and all questions relating to the detailed working of these rules shall be regulated in such manner as the Chairman may, from time to time, direct". So, therefore, I would humbly suggest that may be stricto senso Rule 219 may not be applicable.

Mr. Chairman: Rule 219 is not totally applicable.

Senator Mian Raza Rabbani: In terms of a Minister who is not a member of this House but under Rule 237, you can use your residuary powers to regulate the working of

the House and indeed, the working of the House and the fulfillment of these rules is affected when Ministers are not present to answer questions. The Question Hour can not take place or Question Hour from one hour is curtailed to 15 or 20 minutes. Secondly, when they are not present to dispose of adjournment motions, thirdly, when they are not present to dispose of calling attention notices. So, therefore, there is a hindrance which is being created in the fulfillment of these rules because adjournment motions, call attention notices and question hour are provided for in these rules, therefore, once there is a hindrance under Rule 237, you can, according to me, exercise your discretionary power or residuary power of suspending a minister or suspending ministers for a number of sittings of this session.

Mr. Chairman: Alright. Mashhadi sahib.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Actually sir, you have shown undue kindness and great patience, there is just no doubt about that and the Ministers did realize the extent of your kindness. Rule 219, Rule 237 in Rules of Procedure and Conduct of Business, in the Senate 1988, deal with this, but I tend to agree even further with Prof. Khurshid. Anyone, who obstructs the proceedings, or obstructs the performance of duty or proceedings of the House to be followed, as Mian Raza Rabbani has said, they can be held for contempt of the House and they can also be held for breach of privilege of the House because, they are obstructing the House from performing their duties and by being absent, it is their direct and absolute planned obstruction. So, therefore, you can look at that also sir and I think that in case, if the Ministers have any self respect and if the Ministers care for the honour, dignity and prestige of the high office that they hold, the slightest punishment from your side should be enough to bring the concerned Ministers to the House. Thank you.

Mr. Chairman: I have heard the Members on this issue and I will give my ruling iln detail on this issue.

(اسی اثنا میں ڈاکٹر عاصم حسین ایوان میں تشریف لائے)۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! آپ کی وجہ سے ایوان کا پندرہ منٹ کا وقت ضائع ہوا ہے کیونکہ آپ موجود نہیں تھے and all Members are unanimously requesting for taking strict action against the Ministers who do not come within time to the House.

Senator Dr. Asim Hussain (Minister for Petroleum and Natural Resources): Mr. Chairman, I apologize for being late but I had sent a message that I was in a meeting with a foreign emissary on the matter of national importance and that is why, I was late.

جناب چیئرمین: بخاری صاحب! آپ کو ان کا message ملا؟

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari (Leader of the House): No message was conveyed to me sir and I don't know to whom that message was delivered. That was not conveyed to me.

اگر مجھے message ملا ہوتا تو میں آپ کو بتا دیتا۔ مجھے convey message نہیں ہوا۔

آگے۔۔ ٹی ے

Sial/Rauf(Ed.) T07−01Feb2012 ER1 5.20

جناب چیئرمین: مجھے ابھی آپ کا message ملا ہے کہ Minister for Petroleum was on way to Parliament House. دیکھیں آپ کا بہت بڑا department ہے، اگر ایسی urgency ہو جاتی ہے تو انسان بتا دیتا ہے۔ ٹھیک ہے اب وزیر صاحب آگئے ہیں اور میں نے ruling reserve کر لی ہے۔ جی اب Adjournment Motions لے لیتے ہیں۔

Adjournment Motions

جناب چیئرمین: پروفیسر خورشید احمد ، پروفیسر ابراہیم خان صاحب ، سینیٹر عافیہ ضیاء، مولانا عبدالغفور حیدری صاحب،

سینیٹر حاجی محمد عدیل، محمد زاہد خان، ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی اور سینیٹر عبدالنبی بنگش

They have all given notices for adjournment motions. I am clubbing them together. This is with regard to the increase in the prices of oil, gas, CNG. Yes, Prof. Sahib please read out the Adjournment Motion.

اس کے ساتھ ہم اور بھی club کر رہے ہیں۔ یہ تحریک التوا مندرجہ ذیل معزز ممبران کی طرف سے آئی ہے۔

۱۔ سینیٹر راجا محمد ظفر الحق

۲۔ سینیٹر محمد اسحاق ڈار

۳۔ سینیٹر انجینیئر ملک رشید احمد خان

۴۔ سینیٹر پروفیسر خورشید احمد

اس کے علاوہ اور نام بھی ہیں

We are clubbing all these together regarding increase of prices in the gas and oil. Yes Professor Sahib.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں اس معزز ایوان کی اجازت چاہتا ہوں تاکہ مندرجہ ذیل تحریک التوا پیش کروں۔

انتہائی اہم اور فوری نوعیت کے قومی اہمیت کے حامل معاملہ کو زیر بحث لانے کے لیے سینیٹ کے قواعد وضوابط مجریہ 1988 کے قاعدہ 74 کے تحت تحریک التوا پیش کرنے کے لیے ایوان کی معمول کی کارروائی روک دی جائے۔

مورخہ ۲۶،۲۷ اور ۲۸ جنوری ۲۰۱۲ کے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کی تفصیلات کے مطابق حکومت نے اوگرا کی قیمتیں بڑھانے کی سمری منظور کر لی ہے۔ جس کے تحت تمام پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں ۳ روپے سے ۶ روپے اضافہ ہو گا۔ اور اس حوالہ

سے وزارت پٹرولیم کے وزیر صاحب کا بیان بھی آچکا ہے کہ یکم فروری سے پٹرول کی قیمت ۵ روپے اور ڈیزل کی قیمت ۲ روپے پچاس پیسے بڑھائی جائے گی۔

تقریباً ایک ماہ قبل ہی پٹرول 1.65 اور ہائی اوکٹین 5.30 روپے مہنگا کیا گیا تھا۔ کیا یہ انصاف ہے کہ جب لوگوں کو پہلے ہی مہنگائی کے طوفان کا سامنا ہے تو پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ کر دیا جائے؟ نئے سال کے شروع میں ایک ماہ میں دوسری مرتبہ مہنگائی کا نیا طوفان لایا گیا ہے۔ غریبوں کے لیے زندگی گزارنا ناممکن ہوتا جا رہا ہے۔ عوام جن میں بوڑھے، نوجوان، بچے اور خواتین پوچھتے ہیں کہ کیا حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ عوام کو آئے روز مہنگائی کا مژدہ سنائے اور ظلم پر ظلم کرتی چلی جائے؟ کیا کوئی ادارہ ہے جو عوام کی پریشانیوں کا احساس کرے؟

حکومت کی طرف سے عوام پر مہنگائی کا جو بم گرایا گیا ہے حقیقت ہے کہ عوام اب تو ظلم سہہ سہہ کر تنگ آگئے ہیں۔ حکومت کی طرف سے کسی بھی سطح پر عوام کو ریلیف دینے کی پالیسی نہیں بنائی جا رہی اور نہ اس حوالہ سے کوئی منصوبہ زیر غور ہے۔ لہٰذا ایوان سے استدعا ہے کہ پٹرولیم، گیس، LPG کی قیمتوں میں اضافہ کرکے عوام پر کیے جانے والے ظلم کو روکنے کے لیے حکومت کو واضح ہدایات جاری کرے۔ ان قیمتوں کو واپس لیا جائے اور اگر ان کو واپس نہیں لیا جاتا تو یہ اس قوم وملک اور اس ایوان کے ساتھ ایک صریح زیادتی ہے۔

جناب والا! جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ ہم ان تمام کو club کر رہے ہیں، میری تحریکیں اور بھی ہیں لیکن میں ان کو نہیں پڑھ رہا ہوں اس لیے کہ گیس، LPG, Petroleum, Diesel ان سب کی قیمتوں میں اضافہ کیا گیا ہے جس کے نتیجے کے طور پر اس حکومت کے دور میں قیمتوں میں اضافہ دگنے سے زیادہ ہوا ہے اور load shedding اس کے علاوہ ہے۔ یہ اہم مسئلہ ہے اس پر ایوان بحث کرے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی وزیر صاحب are you opposing it?

Dr. Asim Hussain (Minister for Petroleum and Gas): Yes sir, I am opposing it.

Mr. Chairman: Please then give your point of view.

Dr. Asim Hussain: Mr. Chairman, the cost of petrol, diesel and the other products is not in the hands of the Government. Pakistan produces today only 70 thousand barrels of oil against the daily requirement of 3,80,000 barrels. So, we are heavily dependent on import of crude oil for our refineries and also for the products like specially diesel which is desperately needed in this country to keep our economy and vehicles running. The formula that is based with the OGRA is calculated on a monthly basis. So, whenever, there is a change in the world fuel oil price and when there is a change in the dollar – rupee parity, so obviously there has to be a change in the fuel oil prices. Now this is something which has been happening and unfortunately, the fuel oil prices of the world have upward trend and at times they have a downward trend also. Whenever, there is an upward trend, I can understand that there is a lot of hue and cry because the prices go up but this is something unfortunate and something which is not in the hands of the Ministry. Only two things are calculated on the cost; one is the GST and the other is the Petroleum Development Levy (PDL). Both are the parts of the Finance Bill and if at some point of time the House and the people feel that either the GST should go or the PDL should go then appropriate legislation for the decrease in the tax which will incur or if a subsidy is to be given. From where will this subsidy come is something the honourable members must decide for themselves. The Finance Ministry has also a role to play in this because they are looking after the fiscal management of the country. So, Mr. Chairman, in reality of whatever we speak, we are not the producers of oil, we are not producers of LPG. I mean, we have production but it is not sufficient for the entire country. So, it is all based on international price. But on the other hand, if we want to give a subsidy to the people, then appropriate fiscal space has to be created in the

budget to do this. It is up to the honourable members to decide and to suggest to the Finance Ministry what is to be done. Thank you.

Mr. Chairman: Right.

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Sir, wrong information has been given. The price hike is a criminal act by the Government of Pakistan being done with the people of Pakistan.

(Desk thumping)

Mr. Chairman: Please follow the rules.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Sir, enough is enough. It is demand of the MQM to withdraw the price increase immediately. Now we walk out as a protest.

(*At this stage the members belonging to MQM walked out in protest)*

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! کیا مجھے اجازت ہے کہ دو منٹ کے لیے بات کر لوں۔

Mr. Chairman: No, Dar Sahib, let us follow the rules.

Senator Mohammad Ishaq Dar: Sir, please for two minutes.

Mr. Chairman: Right.

Then fd.. T8—

T08&09−01FEB2012 FAZAL\Zafar 5:30 UR7

Senator Mohammad Ishaq Dar: Thank you very much.

جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ honourable Minister نے oppose کیا اور statement بھی دی ہے اور میں co-mover ہوں اس issue کے اوپر۔ گزارش یہ ہے کہ I think, he has been frank enough to admit three things. ایک تو cost internationally بڑھی ہے۔ Dollar - Rupee parity کی انہوں نے بات کی ہے۔ تیسری جو بات کی ہے----

جناب چیئرمین: بخاری صاحب کہاں ہیں؟ چیف وہپ بھی نہیں ہیں۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! تین چیزوں کی بات ہو رہی ہے۔وہ کہتے ہیں کہ POL کی internationally cost بڑھی ہے۔ دوسری بات وہ کہہ رہے ہیں dollar - rupee parity اور تیسری بات وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ PDL and GST+Petroleum development levy. اس کے لئے ان کو ایک تو چاہیے تھا کہ break up دیتے۔ یہ بڑا sensitive ہے۔ لوگ اس وقت بہت پریشان ہیں اور ساری قوم چیخ و پکار میں مبتلاء ہے۔ ہمیں اپنی sensitiveness کے متعلق تھوڑا سا سوچنا چاہیے کہ کیا وہ برداشت کر سکتے ہیں۔ ہاں! یہ کہنا کہ پارلیمنٹ فیصلہ کرے Government sir, I can quote you last year. has the prerogative to take administrative decision and Finance Ministry can just announce کہ اس پر جو portion ہے PDL اور GST کا اس کو drop کر دیں۔ یہ پہلی دفعہ نہیں ہوا ہے۔ یہ پچھلے سال ہوتا رہا ہے کہ انہوں نے ایک stage کے اوپر freeze کر دیا تھا کہ ڈالر میں 70 یا 80 سے اوپر جو price increase ہو گی ہم صرف اس کو pass کریں گے۔ حکومت اس کو اپنا revenue کا ایک ذریعہ نہیں بنائے گی کہ ایک تو ان پر بم گر رہا ہے international قیمت بڑھنے سے اور دوسری طرف revenue کو بڑھانے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ اچھا! اگر ان کو تین روپے ملے ہیں تو ہم بھی دو روپے اپنی جیب میں ڈال لیں۔ جناب چیئرمین! یہ طریقہ غلط ہے یا تو انہوں نے oppose کر دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کو بھی اتنی تکلیف ہے قوم کی اور عوام کی جتنی ہمیں ہے۔ یہ اس کو حل کریں۔ یہ سب سے پہلے break down لائیں۔ آپ ابھی مغرب کی نماز پر جانے والے ہیں، ان increases میں 3 components دیں کہ fuel price کا کیا component ہے۔ اس کی ڈالر۔ روپے کی parity کا کیا component ہے اور تیسرا PDL plus GST کی کیا ہے؟ Sir, the easiest thing is کہ تیسرا تو draft ہو سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ subsidy کی بات بعد میں آئے گی۔ Subsidy کی بات اس وقت آئے گی جب fuel price یا جو parity کا نقصان ہو رہا ہے اس کے لئے حکومت تیار ہو۔ اگر یہ کہیں کہ نہیں ہم GST تو ضرور لیں گے، PDL تو ضرور لیں گے اور پھر یہ ہم

subsidy کے طور پر دیں گے۔ یہ کونسی double accounting ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم حقیقت کے ساتھ اور ایمانداری کے ساتھ مغرب کے بعد یہ break up لے آئیں۔ ہم اس کو دیکھ لیتے ہیں اور یہ حکومت اس کو seriously لے otherwise I think it is very very unfortunate کہ عوام پر جتنا بوجھ ہے یہ سارے کا سارا وہ برداشت کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ خاص کر آپ اپنی آمدنی کو بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ This is criminal act sir. So, I request کہ یہ information لے لیں اور ہم بات کر لیتے ہیں۔ Thank you sir.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! میں اس میں ایک بات کا اضافہ کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: دیکھیں پروفیسر صاحب۔ I will have to follow the rules also. Adjournment Motion کے rules ہیں ان کو بھی ذرا مد نظر رکھنا ہے۔ we cannot make speeches like this, at this time. آپ بڑے سینیئر پارلیمنٹیرین ہیں۔ سب باتوں کو سمجھتے ہیں۔ اب آپ کی brief statement آ گئی ہے۔ میں نے سن لیا ہے۔ Rules کے تحت میں نے آپ کو سنا ہے کہ whether the Motion is in order or not? آپ کی brief statement آ گئی ہے۔ طارق صاحب! آپ mover نہیں ہیں۔

Are you mover? Not a mover. You have got no right under the Rules. Thank you. Yes, Prof. Sahib.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! اس وقت ہم اس کی admissibility کو discuss کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: Admissibility discuss ہو رہی ہے۔

Motion is in order or not? Then I will put it to the House.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! جو بات ثابت کرنی ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ کیا یہ واقعہ ہے؟ واقعہ موجود ہے۔ اس کا اعتراف انہوں نے کیا ہے۔

نمبر دو، کیا یہ قومی اہمیت کا مسئلہ ہے۔ انہوں نے اعتراف کیا ہے کہ ہاں! یہ قومی اہمیت کا معاملہ ہے۔

Mr. Chairman: I am not ruling it out of order.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: اس وقت یہ مسئلہ ہے ہی نہیں۔ باقی معاملہ رہا معلومات کا تو میں اس کی تائید کرتا ہوں بلکہ کہتا ہوں کہ اس کے ساتھ ان کو پچھلے تین سال کا پورا chart دینا چاہیے کہ international prices کب بدلی ہیں؟

جناب چیئرمین: ایک منٹ۔

If I follow the rules, I have to decide first and the foremost whether the Motion is in order or not?

اگر یہ hold کیا جائے گا کہ Motion is in order then ہم کو House سے پوچھنا پڑے گا کہ leave ہے کہ نہیں ہے۔ اگر objection ہے تو the House will have to decide کہ leave ہے کہ نہیں ہے۔ ٹھیک ہے۔

Therefore, if I am holding it that the Motion is in order then, are you objecting to it? Can I go to the House for leave or not?

Senator Dr. Asim Hussain: I think, we should then go ahead and hold a debate on it and I have the break up list as the honourable Member has said, I have it in front of me. I presume, it should be on OGRA website and I will give it to the Secretary to get its photocopies and let's go ahead and do a debate on it.

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

Leave is granted and we will fix a time for two hours discussion as soon as possible. Thank you.

سینیٹر محمد ہمایوں خان: جناب چیئرمین! پریس والے واک آؤٹ کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، ظفر الحق صاحب۔

سینیٹر راجا محمد ظفر الحق: جناب چیئرمین! لوگوں کے جذبات کی قدر کرتے ہوئے ان پر جو یہ بم گرایا جا رہا ہے ہم فیصلہ کرتے ہیں کہ ہم واک آؤٹ کریں۔

جناب چیئرمین: میں تو آپ کو as a Chairman Senate روک نہیں سکتا ہوں۔ آپ بھی واک آؤٹ کر رہے ہیں اور پریس بھی واک آؤٹ کر رہا ہے۔ آپ کی مرضی ہے۔ میں آپ کو روک نہیں سکتا ہوں۔ میں قانون اور rules کے مطابق چلوں گا۔

(اس دوران اپوزیشن کے ممبران نے واک آؤٹ کیا)

جناب چیئرمین: جی Legislative Business لے لیتے ہیں۔ جی، بخاری صاحب۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: جناب چیئرمین! جو Incharge Minister ہیں خورشید شاہ صاحب۔ Sir, he is busy in the National Assembly. اس کو defer کر دیا جائے۔ I don't have any intimation on that.

جناب چیئرمین: اس کو defer کر دیتے ہیں۔ Deferred.

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب چیئرمین! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے بیٹھ جائیے۔ دیکھ لیتے ہیں۔ آپ جائیے نہیں، آپ بیٹھ جائیں۔ آپ نے point out کیا ہے تو آپ کہاں جا رہے ہیں۔ ویسے بھی ختم ہو گیا ہے۔ Ring the bells اور rules کے مطابق پانچ منٹ تک ring کرنی پڑے گی۔ Khattak Sahib, we should not violate the rules. اگر lawmakers rules کو violate کریں گے تو کام کیسے چلے گا۔ صحافی حضرات بھی چلے گئے ہیں۔ زاہد صاحب! نماز کے وقفے میں آپ اپنے صحافی بھائیوں سے بات کیجیے کہ کیا وجہ ہے؟ ٹھیک ہے۔ بخاری صاحب! آپ اپنے صحافی بھائیوں کو ذرا دیکھ لیجیے۔ ڈاکٹر سعیدہ! آپ زاہد صاحب کے ساتھ چلی جائیں۔

(اس دوران گھنٹیاں بجائی گئیں)

(Pause)

Mr. Chairman: Now we adjourn the proceedings for 20 minutes.

(The House was then adjourned for 20 minutes for 'Maghrib' prayers.)

ER12 6:10 P.M. FAHEEM/ ED Javaid T10−01FEB2012

[The House then reassembled after Maghrib prayer at 6:15 P.M. with Mr. Chairman (Farooq H. Naek) in the Chair.]

جناب چیئرمین: اب یہ legislative business تو defer ہو گیا ہے۔ زاہد صاحب! کیا آپ نے صحافیوں کا معاملہ حل کر لیا ہے؟

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب والا! ان کا بہت اہم مسئلہ ہے اور ایسا مسئلہ ہے کہ نہ تو وہ میری commitment سے حل ہو سکتا ہے اور نہ ہی Leader of the House کی commitment سے حل ہو سکتا ہے۔ Leader of the House بہتر سمجھتے ہیں۔ Information Minister کو بلالیں کیونکہ یہ ان کا مسئلہ ہے۔ یہ تین، چار channels ہیں، جن کے workers کو تنخواہ نہیں مل رہی ہے اور کچھ اخبارات ہیں جن کے workers کو بھی تنخواہ نہیں مل رہی ہے۔ انہوں نے ہمیں یہی کہا ہے کہ آپ ہاؤس میں بات کریں۔ اگر وہ on the floor of the House کوئی commitment کرتے ہیں تو پھر ہم اپنی ہڑتال ختم کریں گے لیکن وزیر صاحبہ سمجھتی ہیں کہ جو اشتہار ان کو ملتے ہیں، اس کے لیے ضروری ہے کہ workers کو تنخواہ ملے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے بچے بھوکے مر رہے ہیں اور جو مالکان ہیں، وہ مزے کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: بخاری صاحب! اسے آپ ذرا دیکھ لیجیے اور جو concerned لوگ ہیں ان کو بلالیں۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ میری بات ہوئی ہے Information Minister صاحبہ سے اور میں نے ان کو کہا ہے کہ آپ ان کے representatives کے ساتھ coordinate کریں اور اس issue کو resolve کریں تو انہوں نے کہا ہے کہ میں ان سے بات کر رہی ہوں اور اس کو resolve کر کے پھر آپ کو بتاتی ہوں۔

جناب چیئرمین: پھر بھی آپ اس کو ذرا personally دیکھ لیجیئے گا تاکہ ان کی مشکلات حل ہو سکیں۔ اچھا جی، کیا کل کا اجلاس آپ صبح کا رکھنا چاہیں گے؟

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: کل آپ evening کو رکھ لیں۔

Mr. Chairman: O.K. The House stands adjourned to meet again on Thursday the 2nd February, 2012 at 4:00 P.M. Thank you.

(The House was then adjourned to meet again on Thursday the 2nd February, 2012 at 4:00 P.M.)